

خود آسماں ہے مہار او را جا پر صدقے
 کرے گا سیکڑوں، اس تار پر نثار، گرہ
 وہ راؤ را جا بہادر کہ حکم سے جن کے
 رواں ہوں تار پہ فی الفور دانہ وار، گرہ
 انہیں کی سالگرہ کے لیے ہے سال بہ سال
 کہ لائے غیب سے غنچوں کی نو بہار، گرہ
 انہیں کی سالگرہ کے لیے بناتا ہے
 ہوا میں بوند کو، ابر تگرگ بار، گرہ
 انہیں کی سالگرہ کی یہ شادمانی ہے
 کہ ہو گئے ہیں گہر ہائے شاہوار گرہ
 انہیں کی سالگرہ کے لیے ہے یہ توقیر
 کہ بن گئے ہیں ثمر ہائے شاخسار، گرہ
 سن، اے ندیم! برس گانٹھ کے یہ تاگے نے
 تجھے بتاؤں کہ کیوں کی ہے اختیار گرہ
 پٹے دعائے بقلے جناب فیض مآب
 لگے گی، اس میں ثوابت کی، استوار گرہ

نہیں کہ گشت گوہر من در ہماں یتم
 نہیں کہ گشت شہر پدہ من بہ کارزار
 در پنج سال دی شدہ ام چاکر حضور
 دریں سخن طرازم ددیریں وظیفہ نوار
 دارم بہ گوش حلقہ زنجار و بہشت سال
 کنوں کہ عمر شفت دہ سال است و شمار
 کافی بود مشاہدہ شاہ فرور نیست
 در خاک ران گداز پدہم را بود مزار

شیودان سنگھ کی
 بیسویں سالگرہ پر اردو
 کا قصیدہ پیش کیا گیا تھا۔
 شیودان سنگھ کے والد
 راجا بینی سنگھ ۱۸۵۷ء
 میں مرے تھے۔ اُس
 وقت شیودان سنگھ کی
 عمر تیرہ برس کی تھی۔
 ستمبر ۱۸۶۲ء میں بلوچ کو
 پہنچ کر باختیار ہوئے۔
 غالباً اسی تقریب پر یہ
 قصیدہ پیش کیا گیا۔